بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

شنبہ

۱۲ رجب ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۹/۱۴ — ۳۱ فتح ۱۳۳۹ ھش — ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء — نمبر ۲۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۰ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ، درازی عمر اور فعال زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کے ۶۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

ربوہ کی مقدس سرزمین میں اسلام و احمدیت کے ۷۵ ہزار فدائیوں کا عظیم الشان اجتماع

مشرقی اور مغربی پاکستان کے علاوہ مشرق و مغرب کے متعدد ممالک سے آئے ہوئے احمدی احباب کی شرکت

دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ نیز ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا ایمان افروز منظر

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے وقفِ جدید کے چوتھے سال کے آغاز کا اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کا ۶۹ واں جلسہ سالانہ حسب معمول دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں ۲۶ سے ۲۸ دسمبر تک جاری رہنے کے بعد نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ اس للّٰہی جلسہ میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے ہزارہا احمدی احباب کے علاوہ مشرق و مغرب کے متعدد ممالک سے تشریف لانے والے احباب نے بھی شرکت کی۔ اس طرح امسال مختلف ملکوں اور قوموں سے تعلق رکھنے والے اسلام و احمدیت کے ۷۵ ہزار سے بھی زائد فدائیوں نے جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب ہی شامل تھے۔ اس میں شامل ہونے اور خدائے واحد کے نام کی تقدیس بلند کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا ایک ایسا ایمان افروز منظر دیکھنے میں آیا جو جلسہ سالانہ کی روایتی شان کے مطابق اپنی مثال آپ تھا

دنیا کے کناروں سے تشریف لانیوالے

ہر سال ہی جلسہ سالانہ میں نہ صرف پاکستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے ہزارہا احباب شرکت کرتے ہیں بلکہ مختلف قوموں اور نسلوں کے لوگ دور دراز کا سفر طے کرکے ربوہ آتے اور اس بابرکت جلسے میں شرکت کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں امسال محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ہالینڈ سے، مکرم شرف الدین صاحب نے کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ سے، مکرم محمد ابراہیم صاحب اتو نے گھانا سے، مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل نے لائبیریا سے، مکرم مولوی امام الدین صاحب نے انڈونیشیا سے، مکرم ڈاکٹر سعید اللطیف صاحب نے عدن سے، مکرم بی۔ ای۔ سدی درسا محمد اسمٰعیل صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب نے ... سے اور کئی اور دوستوں نے بعض اور ممالک سے ربوہ تشریف لاکر جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ نیز بھارت کے مختلف علاقوں سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں سیرالیون کے محمود کونٹے صاحب، ٹانگانیکا کے جعفر مسلوجی صاحب، یوسف عثمان صاحب اور ابوطالب صاحب کینیا سے، حسین محمد صاحب، انڈونیشیا کے محی الدین صاحب، چین کے محمد عثمان صاحب، سنگاپور کے محمد ابراہیم صاحب، فجی کے محمد عقیب صاحب اور ماریشس کے محمد علی صاحب جن میں سے اکثر ربوہ میں زیر تعلیم ہیں جلسہ میں شریک تھے۔ اس طرح یہ بابرکت اجتماع مشرق و مغرب میں بسنے والی مختلف اقوام اور نسلوں کا اجتماع تھا۔ اور یہ سب محض للہ ربانی باتوں کے سننے، خدائے واحد کا نام بلند کرنے اور تزکیہ نفوس و تطہیر قلوب کی دولت سے مالا مال ہونے کے لئے جمع ہوئے تھے۔

ربانی باتوں کا پُرکیف تذکرہ

جلسہ سالانہ کے دو تقریر حسب معمول دن کے اوقات میں ۶ اجلاس منعقد ہوئے، جن میں شمعِ احمدیت کے ہزارہا پروانوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور تقاریر اور حضور کی زیارت سے فیض یاب ہونے نیز اسلام کی حقانیت، قرآن مجید کی فضیلت اور احمدیت کی صداقت پر علماء سلسلہ اور جماعت کے دیگر نامور اہل علم حضرات کی ایمان افروز تقاریر سے مستفید ہونے کا انمول موقعہ میسر آیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود مورخہ ۲۶ دسمبر کی صبح کو جلسہ گاہ میں تشریف لاکر احباب کو اپنے روح پرور افتتاحی خطاب سے نوازا نیز پُرسوز اجتماعی دعا سے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ لو ۲۸ دسمبر کے آخری اجلاس میں حضور ایدہ اللہ بوجہ ناسازیٔ طبع بنفس نفیس جلسہ گاہ میں تشریف نہ لاسکے اور اس بنا پر احباب کو محرومی کے انتہائی شدید احساس سے دوچار ہونا پڑا تاہم اس اجلاس کی صدارت قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے فرمائی۔ جس میں حضور کی وہ معرکۃ الآراء تقریر جو حضور نے خاص اس موقعہ کے لئے خود بول کر لکھوائی تھی۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے نہایت پُردرد لہجہ میں اس جذبہ و جوش کے ساتھ پڑھ کر سنائی کہ ہزارہا قلوب جو حضور کی زیارت سے محرومی پر پہلے ہی انتہائی گداز حالت میں تھے تڑپ اٹھے۔ احباب نے یہ روح پرور تقریر انتہائی شوق اور ولولۂ عشق کے عالم میں اس قدر توجہ اور انہماک سے سنی، اور پھر اس کے زیر اثر ان پر دلدادگی اور بے خودی کا وہ عالم طاری ہوا کہ جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ ہر آنکھ سے آنسو رواں تھے۔ اور فضا بے ساختہ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کے پُرجوش نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔ اور صاف یوں معلوم ہوتا تھا کہ سامعین اپنے حال میں نہیں ہیں۔ وہ اس حال میں ہمہ تن گوش بنے حضور کی رقم فرمودہ تقریر سننے میں محو تھے کہ ان کے دل اور ان کی روحیں آستانہ الٰہی پر سجدہ ریز ہوکر حضور کی کامل و عاجل شفایابی، درازیٔ عمر اور فعال زندگی کے لئے نہایت عاجزانہ اور دردمندانہ دعاؤں میں مصروف تھیں۔ آخر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی ایک مختصر لیکن نہایت پُرسوز اور دعائیہ خطاب سے سامعین کو نوازا۔

(باقی ص ۲ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

جماعت احمدیہ کے انہترویں جلسہ سالانہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور افتتاحی خطاب

ہمیشہ دعائیں کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اسلام کا جھنڈا بلند رکھنے کی توفیق عطا فرمائے

اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرو اور ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے ذریعے جلسہ سالانہ کے ایام سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

بے شک ہم کمزور ہیں مگر ہمارا خدا بڑا طاقتور ہے اُسی سے دعا کرو کہ الٰہی اپنی مدد آسمان سے نازل فرما!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تقریر صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے حضور نے یہ تقریر مورخہ ۲۶ر دسمبر ۶۰ء کو جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقع پر ارشاد فرمائی۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا بے انتہاء شکر ہے

کہ اس نے ہماری جماعت کے افراد کو ایک بار پھر اپنے ذکر کو بلند کرنے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے یہاں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان احسان کو دیکھتے ہوئے اس کے حضور جس قدر بھی سجداتِ شکر بجا لائیں کم ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور اس میں شمولیت اختیار کرنے والے تمام مردوں اور عورتوں کو ان کے اخلاص اور محبت کی جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں اس امر کی توفیق بخشے کہ وہ اس جلسہ سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں اور اپنے اندر

ایک نیک اور پاک تبدیلی

پیدا کریں تاکہ جب وہ واپس جائیں تو دنیا ان کے نیک عزائم اور اعلیٰ اخلاق اور اسلام کے لئے فدائیت اور جاں نثاری کے جذبات کو دیکھ کر پکار اٹھے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو اس دنیا کے لئے حقیقی امن اور سلامتی کا موجب ہیں اور ان کے دلوں میں بھی یہ تڑپ پیدا ہو جائے کہ وہ جماعت احمدیہ کے مرکز میں آئیں اور ان غلط فہمیوں کو دور کریں جو ہمارے متعلق ان میں پائی جاتی ہیں۔

دوستوں کو

یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے

کہ ہمارا یہ جلسہ تمام مروّجہ جلسوں اور اجتماعوں سے بالکل مختلف رنگ رکھتا ہے آپ لوگ یہاں کسی نمائش کے لئے اکٹھے نہیں ہوئے۔ کوئی کھیل یا تماشہ دیکھنے کیلئے نہیں آئے۔ بلکہ صرف اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ایک منادی کی آواز آپ لوگوں نے سنی اور اس پر دوڑتے اور لبیک کہتے ہوئے آپ زمین کے چاروں اطراف سے اس کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے۔ گویا آپ لوگ وہ روحانی پرندے ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا تھا کہ انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دو اور پھر انہیں آواز دو تو وہ تیری طرف تیزی کے ساتھ اڑتے چلے آئیں گے آپ لوگ بھی اس زمانہ کے مامور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اور آپ ہی وہ خوش قسمت وجود ہیں جنہیں فضائے آسمانی کی بلندیوں میں پرواز کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو اور ان ایام کو ضائع مت کرو۔

یہ جلسہ کوئی دنیوی میلہ نہیں

بلکہ یہ خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ تمہارا ملاپ پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے تمہارے لئے تجویز کیا ہے پس اس امر کی اہمیت کو کبھی نظر انداز نہ ہونے دو۔ اور دعاؤں اور ذکر الٰہی میں ہر وقت مشغول رہو۔ اور اپنے اوقات کا صحیح استعمال کرو۔

اگر آپ لوگ اسلامی اجتماعات پر غور کریں تو آپ کو نہایت آسانی سے یہ امر معلوم ہو سکتا ہے کہ تمام اسلامی اجتماعات کی رُوح رواں صرف ذکر الٰہی اور دعا اور انابت الی اللہ ہی ہے۔ نماز ہے تو وہ دعا اور ذکر الٰہی پر مشتمل ہے جمعہ ہے تو وہ بھی وعظ و نصیحت اور دعا اور ذکر الٰہی پر مشتمل ہے۔ عیدین کی نمازیں ہیں تو ان میں بھی اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کی تاکید ہے۔ یہی نسخہ ہے جو ہر اجتماع کو بابرکت بناتا ہے۔ پس

اس نسخہ کو کبھی مت بھولو

اور اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے اور اسی طرح اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے رات دن دعائیں کرتے رہو اور پھر یہ بھی دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان مقصد کو جلد سے جلد پورا فرمائے جس کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ ہمیں اپنی موت تک اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر ہماری اولاد در اولاد کو بھی یہ توفیق بخشے کہ وہ قیامت تک اس جھنڈے کو اونچا رکھتی چلی جائے یہاں تک کہ ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے۔

احادیث میں آتا ہے کہ

جنگِ اُحد کے موقع پر

ایک صحابیؓ شدید زخمی ہوئے وہ نزع کی حالت میں تھے۔ کہ ایک اور صحابیؓ انکے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ اگر آپ نے اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کے نام کوئی پیغام دینا ہو تو مجھے دیدیں وہ کہنے لگے میرے عزیزوں کو میری طرف سے السلام علیکم کہنا اور انہیں یہ پیغام دیدینا کہ جب تک ہم زندہ رہے ہم اپنی جانیں قربان کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے رہے اب ہم اس دنیا سے جا رہے ہیں۔ اور یہ امانت تمہارے سپرد کر رہے ہیں۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم اپنی جانیں قربان کر دو مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آنچ نہ آنے دو۔ آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسد عنصری کے ساتھ اس دنیا میں موجود نہیں مگر ان کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے۔ اُن کا لایا ہوا قرآن آج بھی موجود ہے۔ اور وہ دین ہم سے انہی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے جن قربانیوں کا صحابہؓ سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی اپنی جانیں دیدیں مگر اسلام کے جھنڈے کو کبھی نیچا نہ ہونے دیں اور ہم اپنی اولاد در اولاد سے بھی یہ کہتے چلے جائیں کہ اپنی ذمہ واریوں کو مت بھولنا ورنہ خدا کے حضور تم جوابدہ ہو گے۔

حقیقت یہ ہے

کہ سلسلہ کی عظمت کو قائم رکھنا اور سلسلہ کی اشاعت میں حصہ لینا کسی ایک فرد کا کام نہیں بلکہ یہ نسلاً بعد نسلٍ ایک لمبے زمانہ سے تعلق رکھنے والا کام ہے اسی وجہ سے مَیں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ اپنے اپنے خاندانوں میں سے کم سے کم ایک ایک فرد کو دین کے لئے وقف کرو۔ تاکہ تمہارا خاندان اس نیکی سے محروم نہ رہے۔ اور تم سب اس ثواب میں دائمی طور پر شریک ہو جاؤ۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی حالانکہ یہ ایک نہایت ہی ضروری امر ہے جس پر ہماری جماعتی اور مذہبی حیات کا انحصار ہے۔

مَیں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں

کہ اسے صرف اپنے اندر ہی ایمان پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اگلی نسل کو بھی دین کا جاں نثار خادم بنانے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے دنیا میں کوئی شخص یہ پسند نہیں کر سکتا کہ وہ تو عالم بن جائے مگر اس کا بیٹا جاہل رہے یا وہ تو امیر بن جائے مگر اس کا لڑکا کنگال رہے پھر نہ معلوم لوگ اپنی اگلی نسل کو دین کے راستہ پر قائم رکھنے کے لئے کیوں مضطرب نہیں ہوتے اور کیوں وہ دیوانہ وار اس کے لئے جد و جہد نہیں کرتے۔

یہ امر یاد رکھو کہ ہمارے سپرد خدا تعالیٰ نے

ایک بہت بڑی امانت

کی ہے اس زمانہ میں جبکہ ایمان ثریا پر جا چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پھر اسلام کو زندہ کیا اور اس نے آپ لوگوں کے ذریعہ اسے دنیا کے کناروں تک پہنچایا بلکہ اسے تمام ادیان پر غالب کرایا۔ اب آپ لوگوں کا فرض ہے کہ اپنی اگلی نسل کو بھی اس امانت کا اہل بنائیں۔ اور اس کے اندر دین سے شغف اور محبت پیدا کریں تاکہ وہ بھی نمازوں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی پابند ہو اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانیوں سے کام لینے والی ہو۔ اور یہ کام ہم اپنے زور سے نہیں کر سکتے صرف خدا ہی ہے جو اصلاحِ نفس کے سامان پیدا کیا کرتا ہے۔ پس اپنے لئے بھی دعائیں کرو۔ اور اپنی اولادوں کے لئے بھی دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں میں سچا ایمان پیدا کرے۔ اور انہیں دین کی ایسی محبت عطا کرے کہ کوئی دنیوی تعلق اُس کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے تاکہ ہماری زندگی ہی پُر مسرت نہ ہو۔ بلکہ ہماری موت بھی خوشی کی موت ہو۔

ہمارے سلسلہ کو قائم ہوئے اب

بہتّر سال کا طویل عرصہ

گزر چکا ہے اور یہ صدی اب ختم ہونے کے قریب پہنچ رہی ہے مگر ابھی تک ہماری جماعت کی تعداد بہت کم ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ کے مربیوں تحریک جدید کے مبلغوں اور وقف جدید کے معلموں اور پھر انفرادی جد و جہد کے ذریعہ ہر سال بیعتوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے مگر پھر بھی دنیا کی آبادی کو دیکھتے ہوئے ہماری تعداد ابھی ایسی نہیں جس پر اطمینان کا اظہار کیا جا سکے۔ اس لئے ہمیں بہت زیادہ فکر اور توجہ کے ساتھ

اپنی کوششوں کا جائزہ لینا چاہیئے

اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری زندگیوں میں ہی دنیا میں احمدیت پھیل جائے بے شک ہم کمزور اور بے سامان ہیں مگر ہمارا خدا بڑا طاقتور ہے اس لئے ہمیں اُسی سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ الٰہی! تیری مدد آسمان سے کب نازل ہو گی۔ تو آسمان سے اپنے ملائکہ کی فوج نازل فرما تاکہ وہ سعید دلوں پر اتریں اور انہیں اسلام اور احمدیت کا والہ و شیدا بنا دیں اور ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں جبکہ اسلام دنیا پر غالب آ جائے۔ اور یورپ اور امریکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائے۔ بے شک آج عیسائیت کی ترقی کو دیکھ کر انسان حیران ہوتا ہے اور اس کے واہمہ میں بھی نہیں آ سکتا کہ اسلام ایک دن دنیا پر غالب آ جائے گا مگر دعا اور

صرف دعا ہی وہ ہتھیار ہے

جس سے یہ مہم ایک دن کامیاب ہو گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام دنیا پر غالب آئے گا۔ اور کفر میدان میں دم توڑ رہا ہو گا۔

مَیں دوستوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انہیں اپنی

دعاؤں میں قادیان کو بھی یاد رکھنا چاہیئے

قادیان ہمارا مقدس مذہبی مرکز ہے جہاں بار بار جانا ہماری جماعت کے تمام افراد کے لئے ضروری ہے۔ پس مَیں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کریں کہ وہ اپنے فضل سے قادیان کے رستے تمام احمدیوں کے لئے کھولے اور ہمیشہ کے لئے کھولے۔ اور وہ مشکلات جو اس وقت ہماری راہ میں حائل ہیں اُن کو دور فرمائے اور اپنی برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال کرے۔

ان چند کلمات کے ساتھ مَیں جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتا ہوں۔ اور

آپ لوگوں کے لئے دعا کرتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو خیریت کے ساتھ رکھے اور ان بابرکت ایام سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانے اور اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنیکی توفیق عطا فرمائے اب مَیں دعا کروں گا۔ سب دوست میرے ساتھ مل کر دعا کر لیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نکاحوں کی دو تقاریب

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائیگی کہ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نکاح کی حسب ذیل دو تقاریب عمل میں آئیں۔

(۱) مورخہ ۲۶ دسمبر ۶۰ء کو چار بجے شام قصر خلافت میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نکاح اسماء طاہرہ صاحبہ بنت مکرم مولوی عبدالباقی صاحب ایم اے جنرل مینیجر سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کرنری کے ہمراہ گیارہ سو روپیہ حق مہر پر پڑھا اور حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونیکی دعا فرمائی! اسماء طاہرہ صاحبہ حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی ماموں زاد بہن کی صاحبزادی ہیں۔

(۲) اسی طرح مورخہ ۲۷ دسمبر ۶۰ء کو چار بجے شام قصر خلافت میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا نکاح ہمراہ سیدہ فریدہ صاحبہ بنت مکرم سید عبدالجلیل شاہ صاحب گیارہ سو روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اعلان نکاح کے بعد حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونیکی دعا کرائی۔ سیدہ فریدہ صاحبہ حضرت سید حامد شاہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور مکرم میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔

ادارہ الفضل نکاحوں کی ان بابرکت تقاریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نیز خاندان حضرت سید حامد شاہ صاحب مرحومؓ اور خاندان مکرم مولوی عبدالباقی صاحب کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان ہر دو رشتوں کو دین و دنیا کے لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

جماعت احمدیہ کا ۶۹واں جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

(بقیہ صفحہ اول)

حضور ایدہ اللہ کی پُردرد روح پرور تقاریر کے علاوہ ذکر حبیب علیہ السلام کے موضوع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی وہ تقریر جو آپ نے نور خہ ۲۷ دسمبر کو محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی صدارت میں فرمائی ایک خاص شان کی حامل تھی وہ بھی اپنی اثر انگیزی اور جذب وکشش کے باعث پُرشوق سامعین کے لئے جو شمع احمدیت کے ہزارہا پروانوں پر مشتمل تھے ایک خاص رنگ میں تذکیہ نفوس اور تطہیر قلوب کا بہت بڑا مؤثر ذریعہ ثابت ہوئی۔ آپ نے جس اچھوتے انداز اور پُردرد اور پُرشوکت لہجے میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی سیرت طیبہ، اوصاف حمیدہ اور اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ اس سے ہر دل تڑپ اٹھا اور ہر فرد جذبۂ عشق سے سرشار ہو کر جھوم اٹھا کوئی آنکھ نہ تھی جو آنسو نہ بہا رہی ہو۔ اور کوئی سینہ نہ تھا جو دھل دھل کر منور نہ ہو رہا ہو۔ حضور ایدہ اللہ کی ارشاد فرمودہ روح پرور وجاں بخش تقاریر اور حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کا بیان کردہ ذکر حبیب علیہ السلام۔ روحانی نعمتوں کے وہ انمول خزانے تھے جن سے فیضیاب ہونے کے لئے انسان دنیا سب کچھ بھی لٹا دے تو کم ہے۔ الغرض وہ ہزارہا نفوس جنہیں اس بابرکت موقع پر روحانی خزائن سے اپنی جھولیاں بھرنے کی سعادت میسر آئی اپنی خوش بختی پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔

جلسہ سالانہ کے ان چھ اجلاسوں کے علاوہ جو پروگرام کے مطابق جلسے کے تینوں روز دن کے اوقات میں منعقد ہوئے ۲۶ اور ۲۷ دسمبر کو رات کے وقت بھی علی الترتیب دو اجلاسوں کا انعقاد عمل میں آیا۔ ان میں سے ایک اجلاس میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ کی زیر صدارت دنیا کی پچاس مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں اور دوسرے اجلاس میں جس کی صدارت مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبۂ نفسیات کراچی یونیورسٹی نے مختلف علمی اور دینی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان

۲۸ دسمبر کے آخری اجلاس میں جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صدارت میں منعقد ہوا تھا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان بھی کیا گیا۔ حضور نے اس کا اعلان احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام کے ذریعہ فرمایا جو مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے اپنے اس پیغام میں احباب جماعت کو "وقف جدید" کی اہمیت سمجھنے اور پہلے سے بھی زیادہ ہمت اور جوش کے ساتھ اس میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے (حضور کا یہ خصوصی پیغام کل کی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

ذکر الٰہی اور پُرسوز دعائیں

جلسے کے مبارک ایام میں ایمان افروز اور روح پرور تقاریر سننے کے علاوہ احباب جماعت نے راتوں کی خاموش گھڑیوں میں مسجد مبارک میں التزام کے ساتھ نماز تہجد بھی ادا کی جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نیز دنیا میں غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے نہایت دردو الحاح اور سوز وگداز سے اجتماعی دعائیں بھی کی گئیں۔ پھر نماز تہجد کے علاوہ نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں نماز فجر کے بعد قرآن مجید کے خصوصی درس کا بھی انتظام کیا گیا تھا جو مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس التزام سے دیتے رہے۔ نماز تہجد، نماز فجر اور پھر اس کے بعد درس قرآن مجید میں احباب اس قدر کثیر تعداد میں شریک ہوتے رہے کہ شدید سردی کے باوجود مسجد کا مسقف حصہ ہی نہیں بلکہ صحن کا حصہ بھی بڑی حد تک پُر ہو جاتا تھا۔ الغرض جلسہ کے بابرکت ایام میں ربوہ کی سرزمین میں دن اور رات اس کثرت سے ذکر الٰہی بلند ہوتا رہا کہ ربوہ کی سرزمین ہزاروں ہزار مومنین کی سجدہ گاہ بنی رہی

ایک خاص نشان

خشک سالی کے پیش نظر ۷ ستمبر کو اہل ربوہ نے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی اقتدار میں نماز استسقاء ادا کی تھی گو ان دنوں میں ہلکا سا چھینٹا پڑا تھا اور جس سے کسی قدر مٹی دب گئی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مصلحت کے تحت بارش کو جلسے کے اختتام تک التوا میں رکھا اور جب ۲۸ دسمبر کو جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا تو اسی شب مطلع ابر آلود ہو کر بارش کے آثار ظاہر ہو گئے اور اگلے روز ۲۹ دسمبر کو دوپہر سے لے کر رات گئے تک جب کہ مہمانوں کا اکثر حصہ جلسے میں بسہولت شمولیت کے بعد واپس جا چکا ہے۔ مسلسل بارش ہوتی رہی ہے اگر جلسے کے ایام میں ہی بارش ہوتی تو بھی اس دقت کے باوجود جو منتظمین اور مہمانوں کو اس کی وجہ سے اٹھانی پڑتی وہ فصلوں کے نقطۂ نگاہ سے رحمت خداوندی ہی شمار ہوتی اور ہم اس کا شکریہ بجالاتے لیکن اس کی مشیت نے یہی چاہا کہ جلسے کے ایام میں مسیح پاک علیہ السلام کے مہمانوں اور منتظمین کو کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے اس نے ابر رحمت کو تا اختتام جلسہ ملتوی رکھا اور جونہی جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچ گیا اس نے بارش جس کی اشد ضرورت تھی نازل فرما دی۔ اسمیں بھی ہمارے لئے ایک نشان ہے اور اس پر ہم اس کا شکر بجالاتے ہیں۔ (جلسے کی کسی قدر مفصل رو ئداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیے)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں بہت خوشی سے سنی جائے گی کہ گذشتہ چند دنوں میں خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دو بچوں کی ولادت ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

(۱) مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی۔ جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی پوتی اور محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی نواسی ہے۔

(۲) صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جو کہ مکرم مرزا رشید احمد صاحب کا پوتا اور محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں نومولود بچوں کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی دے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ اور دونوں کے لئے اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

میرا بھائی ایک سال سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کامل عطا کرے۔ آمین

(مہر دین ٹوبہ ٹیک سنگھ)